جلد ۳۱ | ۵ ماہ تبلیغ ۱۳۲۲ ہش | ۲۹ ماہ محرم الحرام ۱۳۶۲ھ | ۵ ماہ فروری ۱۹۴۳ء | نمبر ۳۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۵ ماہ تبلیغ ۱۳۲۲ ہش بسیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق دس بجے صبح کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمدللہ۔

حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کی طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے فالحمدللہ

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ عنہ میں خیر و عافیت ہے۔ ثم الحمدللہ۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب اپنے لڑکے مولوی عبد الرحیم صاحب کی صحت کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

روزنامہ الفضل قادیان ۲۹ محرم الحرام ۱۳۶۲ھ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا مخلصانہ مشورہ

اور

ممبران پنجاب اسمبلی

خدا تعالےٰ نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے سپرد دینی اور رُوحانی راہنمائی کا فریضہ فرمایا ہے جس کی ادائیگی میں حضور دن رات منہمک اور معروف رہتے ہیں۔ حضور اپنی جماعت کو تو ہمیشہ ہی اس سعادت سے بہرہ اندوز فرماتے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی جب کوئی ایسی صورت رونما ہونے لگتی ہے۔ جو ہندوستان اور پنجاب کے لئے خصوصاً اور بیرون ہند کے لئے عموماً فتنہ و فساد پیدا کرنے والی۔ امن و امان کو برباد کرنے والی۔ اور عدل و انصاف کے گلے پر کند چھری پھیرنے والی ہوتی ہے۔ تو حضور ہمدردی اور خیر خواہی کے پیش نظر نہ صرف نہایت مفید تجاویز اور مشوروں سے متعلقہ لوگوں کو مستفیض فرماتے ہیں۔ بلکہ ان کے سامنے ایسا پروگرام بھی پیش کرتے ہیں۔ کہ سنجیدہ اور فہمیدہ انسان اس کی اہمیت۔ اور اس کے مفید ہونے کا اعتراف اور اس پر عمل کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

اس قسم کی بہت سی مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔ لیکن اس وقت ایک تازہ مثال کا ذکر کرنا مقصود ہے جو پنجاب سے تعلق رکھتی ہے۔ پنجاب کے وزیر اعظم سر سکندر حیات خاں کی وفات سے پنجاب کی سیاسی فضا میں جو طوفان برپا ہو گیا تھا۔ وہ نہایت خطرناک تھا۔ اور ظاہر ہے۔ کہ عالمگیر جنگ نے حالات کو کس درجہ نازک اور پُرخطر بنا رکھا ہے۔ ان کی موجودگی میں نظام حکومت میں معمولی سا تزلزل بھی تباہ کُن ثابت ہو سکتا ہے۔ کجا یہ کہ کوئی حکومت پبلک کے نمائندے کہلانے والوں کی ذاتی اغراض کی جولانگاہ بن جائے۔ اور اپنا وقت ملک کے فوائد کے متعلق غور کرنے کی بجائے ذاتی مفادات کے جوڑ توڑ میں صرف کرے۔

پنجاب میں اسی قسم کے حالات رونما ہونے والے تھے۔ اور ان کا ذکر ہندو پریس اس لئے خوشی کے لہجہ میں کر رہا تھا۔ کہ ان سے مسلمانوں کے مفادات کو خصوصیت سے نقصان پہونچ سکتا تھا۔ چنانچہ ایک ہندو اخبار نے لکھا:۔

"ہم شروع سے یہ کہتے آئے ہیں۔ کہ سر سکندر حیات کی وفات کے بعد یونی نسٹ پارٹی میں انتشار پیدا ہو چکا ہے۔ اور اگر گورنر بہادر لیفٹیننٹ کرنل خضر حیات کو بلا کر وزارت عظمیٰ کی کرسی ان کے حوالے نہ کر دیتے۔ اور اس سے پہلے یونی نسٹ پارٹی کا لیڈر منتخب کرنے کے لئے پارٹی کا اجلاس ہو جاتا۔ تو جوتیوں میں دال بٹتی ہُوئی نظر آتی"

اس کے مقابلہ میں بعض مسلمان اخبارات نے اس معاملہ کو محض مسلمانوں سے متعلق قرار دیا۔ مثلاً ایک بااثر مسلم اخبار نے لکھا "کہ مسلمانوں کو خاص طور پر پنجاب گرنے کی ضرورت اس لئے سے پیش آئی۔ کہ بعض امور کے متعلق اختلافات کا اندیشہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ وہ مسلمانوں کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ ہمیں معلوم نہیں۔ کہ مختلف گروہ کیا کچھ کر رہے ہیں۔ لیکن ان سب کی خدمت میں انتہائی دلسوزی سے التماس ہے۔ کہ انہیں اپنی وحدت و جمعیت کو ہر شے پر مقدم رکھنا چاہیئے اگر خدا نخواستہ اس جمعیت (یونی نسٹ پارٹی) کو گزند پہونچا۔ تو صُوبے میں مسلمانوں کی برتری اور کارفرمائی کی پوزیشن ختم ہو جائے گی۔ اور بہتر سے بہتر وزیر بھی مسلمانوں کو کوئی فائدہ نہیں پہونچا سکیں گے"

ظاہر ہے۔ کہ یہ دونوں طریق مناسب نہ تھے۔ کیونکہ ان خطرات کے ایام میں پنجاب ایسے جنگی صوبے میں جو مختلف زبردست اقوام کا مسکن ہے۔ اور جن میں سے بعض ایک حد تک منظم ہیں۔ ایک مضبوط حکومت قائم ہونے میں دخنہ اندازی پر خوش ہونا جہاں فتنہ و فساد کو دعوت دے کر اپنے آپ کو خطرات میں ڈالنا ہے۔ وہاں یونی نسٹ پارٹی کی وحدت اور جمعیت کو اس بنا پر ہر شے پر مقدم رکھنے کی تلقین کرنا کہ اگر ایسا نہ کیا گیا۔ تو صوبے میں مسلمانوں کی برتری اور کارفرمائی کی پوزیشن ختم ہو جائے گی خواہ مخواہ غیر مسلموں کو برانگیختہ کرنا ہے۔ اور جب یہ دیکھا جائے۔ کہ خود یونی نسٹ پارٹی صرف مسلمان ممبران اسمبلی پر مشتمل نہیں۔ بلکہ اس میں غیر مسلم ممبر بھی شریک ہیں۔ تو اس تلقین کی ناموزونیت اور بھی زیادہ افسوسناک نظر آتی ہے۔

اسی سلسلہ میں یہ ذکر کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس موقعہ پر مسلمانوں میں سے ایک طبقہ ایسا بھی کھڑا ہو گیا جس کے نزدیک یونی نسٹ پارٹی کی کوئی خاص قدر و قیمت نہیں تھی۔ اور وہ اس کے اتحاد کو اپنی ذاتی اغراض پر قربان کر دینا معمولی بات سمجھنے لگا۔ اسی طبقہ کی نمائندگی کا حق ادا کرتے ہُوئے اخبار "شہباز" نے یہاں تک لکھا کہ "ہم اتحاد پارٹی کے وجود کو مستقبل کے لئے روشنی کی ایک ہی کرن خیال نہیں کرتے۔ کہ اسے ہر حال میں گزند سے بچانے کے لئے مضطرب رہیں"!

ان حالات پر نظر کرنے سے بآسانی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ حالات کس درجہ نازک اور پُرخطر ہو چکے تھے۔ یونی نسٹ پارٹی کے ارکان میں سخت کشمکش پیدا ہو چکی تھی۔ عاقبت نااندیش ہندو پریس یہ سمجھ کر بغلیں بجا رہا تھا۔ کہ حکومت میں اختلال پیدا ہونے کی وجہ سے محض مسلمانوں کو نقصان پہنچیگا اور مسلم پریس کا ایک حصہ تو مسلمانوں کو اپنی برتری اور کارفرمائی کی پوزیشن کو قائم رکھنے کا واسطہ دے کر غیر مسلموں کو خواہ مخواہ مشتعل کر رہا تھا۔ اور دوسرا اتحاد پارٹی کو کوئی اہمیت ہی نہ دیتا تھا۔ غرض پنجاب میں مستحکم اور مضبوط حکومت قائم کرنے کی کوئی معین صورت کسی کی سمجھ میں نہیں آتی تھی۔ ان حالات میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک مضمون میں "پنجاب میں امن قائم رکھنے کی اہمیت" کے پیش نظر" ممبران پنجاب اسمبلی کو ایک مخلصانہ مشورہ دیا۔ چنانچہ حضور نے یہ تحریر فرماتے ہوئے "کہ اگر ملکی مفاد کا خیال نہ ہوتا۔ تو میں اس وقت بالکل خاموش رہتا۔ لیکن ملکی مفاد کا سوال اس وقت اس قدر اہمیت پکڑ گیا ہے۔ کہ میں خاموش نہیں رہ سکتا"! مسلم و غیر مسلم کی تفریق کو نظر انداز فرماتے ہُوئے تمام ممبران اسمبلی کو جن میں مسلمان بھی شامل تھے۔ اور غیر مسلم بھی۔ مضبوط اور پائدار حکومت قائم کرنے کی معین صورت بتائی۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے تحریر فرمایا:۔

"میں اخلاص سے آپ کو مشورہ دیتا ہُوں۔ کہ اس وقت ذاتی دوستیوں کے خیال کو بالائے طاق رکھ دیں۔ اور اس اصل کو پکڑ کر بیٹھ جائیں

کہ وزیر اعظم کے انتخاب کے متعلق دیانتداری سے رائے دی جائے۔ اس کے بعد دوسرے وزراء اور سکرٹریوں کے انتخاب اس پر چھوڑ دیں۔"

اس کے ساتھ ہی حضور نے یہ بھی تحریر فرمایا کہ "جس ممبر نے بھی اس موقعہ پر ذاتی دوستی کا لحاظ کیا۔ اور اختلاف پیدا کرنے میں مدد کی۔ ہماری جماعت اگلے انتخاب میں اس کی مخالفت کرے گی۔ اور خواہ یونینسٹ پارٹی اسے معاف کر دے۔ ہم اسے معاف نہیں کریں گے۔ کیونکہ مسلمانوں میں محض قومی فائدہ کے لئے خدمت کرنے کا جذبہ پیدا کرنے کا ہم نے تہیہ کر لیا ہے۔ جو لوگ ذاتیات کو قومی فوائد پر ترجیح دیں گے۔ ہم یقیناً ان کا پوری طرح مقابلہ کرینگے"

گویا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جہاں یونینسٹ پارٹی کے اتحاد کو قائم رکھنے والی ایک معین صورت بتائی۔ وہاں اس اتحاد کو اس قدر اہم اور ضروری قرار دیا۔ کہ اس میں رخنہ اندازی کرنے والوں کا شدید مقابلہ کرنے کا اعلان فرمایا۔ خوشی کی بات ہے۔ کہ یونینسٹ پارٹی نے وہی کیا جو حضور کا مشورہ تھا۔ چنانچہ اس نے اپنی خاص میٹنگ میں متفقہ طور پر لفٹیننٹ کرنل ملک خضر حیات خان صاحب کو پارٹی کا لیڈر منتخب کر لیا۔ اور ان پر پورے اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے پچھلے وزیر کے انتخاب کا معاملہ کلیۃً ان پر چھوڑ دیا۔ اس میٹنگ میں کل ۷۹ مسلمان ممبروں میں سے ۶۹ موجود تھے۔ ان کے علاوہ سر چھوٹو رام کی جاٹ پارٹی۔ خالصہ نیشنلسٹ پارٹی اور سردار بلدیو سنگھ کی اکالی پارٹی کے ارکان بھی شامل ہوئے۔ چار اچھوت نمائندے از سر نو پارٹی میں شریک ہو گئے۔

غرض مسلم و غیر مسلم ممبران پنجاب اسمبلی نے اس موقعہ پر ثابت کر دیا۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے انہیں مخاطب کر کے جو مخلصانہ مشورہ دیا تھا۔ وہی اس قضیہ کے حل کرنے کا واحد طریق تھا۔ اور اس طریق کے اختیار کرنے میں انہوں نے تدبر اور دور اندیشی سے کام لیا۔ خدا کرے کہ پنجاب کی نئی حکومت صوبہ میں امن و انتظام عدل و انصاف قائم رکھنے میں کامیاب ہو۔ اور اہل صوبہ کی خوشحالی کا باعث بنے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد فراہمی گندم کے متعلق

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

قادیان میں باوجود فصل پر کافی مقدار گندم خریدنے کے بعض لوگوں کو گندم نہ ملنے کی دقت پیش آ رہی ہے۔ مجھے جلسہ سالانہ پر بعض دوستوں نے بتایا تھا۔ کہ ہم نے آپ کی تحریک پر ضرورت سے زیادہ گندم محفوظ کی ہوئی ہے۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ جماعت ہائے احمدیہ لائلپور سرگودہا (اس ضلع نے پہلے بھی کافی گندم مہیا کی ہے فجزاھم اللہ احسن الجزاء) منٹگمری ملتان شیخوپورہ کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ ماہ اپریل ۱۹۴۳ء (نئی گندم کے نکلنے کے وقت) تک کے خرچ کے مطابق گندم رکھ کر باقی گندم کا اندازہ کر کے مجھے اطلاع دیں۔ اور قیمت کا بھی۔ نیز جو خرچ وہاں سے قادیان لانے کا ریل کا پڑتا ہو۔ تاکہ اگر خرچ مناسب ہو تو گندم کے منگوانے کا انتظام کیا جا سکے۔

حضرت مولوی غلام حسن خان صاحب کی تاریخ وفات

از جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل

خسر بزرگ حضرت مرزا البشیر کے
اک نیک مرد علم و فضیلت میں فرد تھے
تربت پر ان کی رحمت پروردگار ہو
اکمل یہ واقعہ ہے کہ دو فروری کی رات
خاموش رہ گیا بصد اندوہ رنج و غم
چھبیسویں ہے ماہ محرم حرام کی

دار المسیح میں جو یہاں فوت ہو گئے
حضرت امام مہدیؑ کے اصحاب پاک سے
اولاد ان کی نیکی و دینداری میں بڑھے
میں فکر میں تھا آپکی رحلت کے سال کے
اے مولوی غلام حسن خان" پکار کے
۱۹۴۳ء
فضل خدا سے عمر بھی پائی ہے بانوے ۹۲

ہجرت اکاسی "بغافرلہ اللہ" کی دعا
۱۳۶۲ھ
اعلیٰ مقام جنت فردوس میں ملے

آڈیٹر صاحبان ہر ماہ حسابات کی پڑتال کیا کریں

"الفضل" مورخہ ۲۲ ش ہ میں اعلان کیا گیا تھا۔ کہ تمام جماعتیں ایسے اصحاب کو جو حساب دان ہوں۔ اور صدر انجمن کے مالی قواعد و ضوابط سے واقف ہوں۔ آڈیٹر انتخاب کر کے منظور کرا لیں۔ اور ہر مہینے ان سے حسابات کی پڑتال کرا کر نظارت ہذا میں رپورٹ کیا کریں۔ جس میں علاوہ آمد و خرچ کے بقایا داران کی فہرست بھی دی جائے۔

اس کے متعلق ابھی تک جماعتوں نے کوئی توجہ نہیں کی۔ اس لئے دوبارہ یاد دہانی کی جاتی ہے کہ جلد از جلد آڈیٹر کا انتخاب کر کے منظوری حاصل کر کے ضروری کارروائی شروع کر دیں۔

(ناظر بیت المال قادیان)

حضرت خان بہادر مولوی غلام حسن خان صاحب پشاوری کی تجہیز و تکفین

قادیان ۳ فروری۔ آج بعد نماز ظہر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایک بہت بھاری مجمع کے ساتھ حضرت خان بہادر مولوی غلام حسن خان صاحب پشاوری کی نماز جنازہ باغ متصل مقبرہ بہشتی میں ادا کی۔ جناب مولوی صاحب کے تین صاحبزادے پشاور سے ایک صاحبزادہ دہلی سے اور متعدد پوتے اور دیگر عزیز اور دوست باہر سے آ کر نماز جنازہ میں شریک ہوئے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ مقبرہ تک تشریف لے گئے۔ جنازہ کو کندھا دیا۔ اور آخر تک موجود رہے۔ اور قبر پر دعا کر کے واپس تشریف لائے۔ حضرت مولوی صاحب موصوف کو قطعہ خاص برائے قدیم صحابہ میں دفن کیا گیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنت میں اعلےٰ منازل عطا فرمائے۔ آمین۔ اس موقعہ پر بعض نہ شریک ہو سکنے والے اعزہ نے نیز صوبہ سرحد کی جماعت نے بذریعہ تار مرحوم کے لئے دعا اور پسماندگان کے لئے ہمدردی کا اظہار کیا۔

لنڈن سے جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس کا تار

قادیان ۴ فروری۔ لنڈن سے مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ کا حسب ذیل تار بنام الفضل آج صبح موصول ہوا:- آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب بعد معرفت ہیں۔ کل انہیں بادشاہ سلامت کے حضور حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ اس سے پہلے ملکہ معظمہ سے شرف ملاقات حاصل ہوا تھا۔ سیکرٹری صاحب جنگ کیطرف سے تریپولی کی کامیابی کے متعلق میرے نام ذیل کا تار پہنچا ہے۔ میں فوج کیطرف سے تہ دل سے آپکی مبارکبادی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ہمارے مبلغ مولوی محمد شریف صاحب ٹل ابیب بخیریت ہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ و دیگر احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

تصحیح

(۱) مولوی ثناء اللہ صاحب نے اہلحدیث ۲۹ جنوری میں جو چیلنج دیا تھا۔ ہم نے الفضل ۲ فروری میں اسے منظور کر لیا ہے۔ امید ہے کہ مولوی صاحب اب اس سے گریز نہ کریں گے۔ اس مضمون میں اہلحدیث کا حوالہ دیتے ہوئے سہواً ۲۹ جنوری کی بجائے ۲۹ جولائی لکھا گیا ہے۔ احباب تصحیح کر لیں۔

(۲) اسی طرح ۳ فروری کے پرچہ میں صفحہ ۲ پر ڈپٹی کمشنر صاحب کی قادیان میں آمد کے عنوان سے جو نوٹ شائع ہوا ہے۔ اس میں آمد کی تاریخ ۲۸ جنوری کی بجائے ۲۸ فروری لکھی گئی ہے۔ احباب تصحیح کر لیں۔

فوری ضرورت

ضلع سیالکوٹ کے ایک دیہاتی سکول میں جے وی مدرس کی فوری ضرورت ہے۔ ۲۰ روپے ماہوار تنخواہ دی جائے گی۔ خواہشمند احباب نظارت ہذا میں بہت جلد درخواست بھجوا دیں۔

ناظر تعلیم و تربیت

ذکرِ حبیب علیہ السلام

روایات ملک عبدالرحمٰن صاحب ولد مولوی ملک جلال الدین صاحب سابق کنٹ ہیڈ پٹواری ضلع گوجرانوالہ

(بتوسط صیغہ تالیف و تصنیف قادیان)

(۱)

میں پہلی دفعہ غالباً ۱۹۰۲ء میں والد صاحب مرحوم کے ساتھ قادیان گیا تھا۔ بعض اور آدمی بھی ہمارے ہمراہ تھے۔ قادیان میں قاضی ضیاء الدین صاحب مرحوم والد قاضی محمد عبداللہ صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی ان کے پرانے دوستوں میں سے تھے۔ اور ہم وطن بھی تھے۔ ان کو ملے۔ اس پر انہوں نے اپنی لڑکی کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں اطلاع بھیجی۔ کہ مولوی جلال الدین صاحب پیر کوٹ والے (جن کو حضرت اقدس منشی جلال الدین کہہ کر پکارا کرتے تھے۔ اور یہی نام حضور نے اپنی کتب میں درج فرمایا ہے۔) آئے ہوئے ہیں۔ حضرت اقدس سنتے ہی باہر تشریف لے آئے۔ جمعہ کا دن تھا۔ حضور علیہ السلام نے مہندی لگائی ہوئی تھی۔ حضور علیہ السلام گول کمرہ کے دروازہ سے باہر تشریف لائے۔ قاضی صاحب مرحوم کی لڑکی نے دوکان پر آ کر کہا کہ حضرت صاحب تو سنتے ہی باہر تشریف لے آئے ہیں۔ اس پر ہم قاضی صاحب کو ساتھ لے کر فوراً حضرت اقدس کی ملاقات کے لئے پہونچے۔ چونکہ اس زمانہ میں حضرت والد صاحب کی آنکھیں بند ہو چکی تھیں۔ اس لئے ابھی کچھ فاصلہ پر ہی تھے۔ کہ حضرت اقدس نے خود آگے بڑھ کر والد صاحب مرحوم سے معانقہ کیا (حضرت اقدس عام طور پر مصافحہ ہی فرماتے تھے معانقہ شاذ ہی فرمایا) اور حالات دریافت فرمانے لگے۔ نیز ان کی رہائش کے لئے مکان تجویز فرمایا۔ اس کے بعد ہم کچھ عرصہ تک یہاں رہے۔ اس عرصہ قیام میں حضور علیہ السلام اپنے گھر سے کھانا بھجوایا کرتے تھے۔ اور کبھی کبھی کھانے پر اپنے ساتھ بھی بٹھا لیا کرتے تھے۔

(۲)

وہ گرمی کا موسم تھا اور مہمانوں کو کھانا قبل از شام کھلا دیا جاتا تھا۔ حضور علیہ السلام مغرب کی نماز پڑھ کر شہ نشین پر بیٹھ جایا کرتے تھے۔ اور والد صاحب مرحوم کو کسی کے ذریعہ بلوا کر اپنے پاس بٹھا لیا کرتے تھے۔

(۳)

حضور علیہ السلام کو ہم اکثر دبایا کرتے تھے۔ حضور علیہ السلام کا جسم بہت مضبوط تھا۔ والد صاحب نے اس سال واپس جاتے ہوئے مجھے قادیان کے مدرسہ میں برائے حصول تعلیم داخل کرا دیا۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے میرے لئے کھانے اور رہائش کا تمام انتظام خود کروا دیا۔ حضرت صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب میرے ہم جماعتی تھے۔ ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب بی۔ اے سابق مہر سنگھ ہمارے ٹیچر تھے۔ اور مفتی محمد صادق صاحب ہیڈ ماسٹر تھے۔ ان دنوں حضرت مفتی صاحب انگریزی اخبارات ترجمہ کر کے سنایا کرتے تھے۔ جن میں ڈاکٹر ڈوئی کا ذکر ہوتا تھا۔ اور مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ امامت کروایا کرتے تھے۔

(۴)

ایک روز کا واقعہ ہے گرمی شدید تھی۔ حضرت اقدس شہ نشین پر رونق افروز تھے۔ احباب حلقہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ حضرت اقدس کی زبان مبارک سے یہ کلمہ نکلا "او ہو آج تو سخت گرمی ہے" معاً ہم نے دیکھا کہ ٹھنڈی ہوا چلنی شروع ہو گئی۔ جس سے گرمی جاتی رہی۔

(۵)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو تیرنا سکھلانے کے لئے ایک مچھوا بھی منگوا کر دیا تھا۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب بھی اس مچھوے کا بکثرت استعمال کیا کرتے تھے۔ اس زمانہ میں ڈھاب وسیع تھی۔

(۶)

حضور علیہ السلام سیر کے لئے صبح یا عصر کے بعد تشریف لے جایا کرتے تھے۔ معلوم یہ ہوتا تھا۔ کہ حضور علیہ السلام آہستہ چل رہے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہم دوڑ کر حضور علیہ السلام سے ملا کرتے تھے۔ حضور علیہ السلام بعض دفعہ سیر میں بیٹھ بھی جایا کرتے تھے۔ اور پھر اسی جگہ سے واپس تشریف لے آیا کرتے تھے۔

(۷)

جب حضور علیہ السلام گرم دین والے مقدمہ میں گورداسپور تشریف لے جایا کرتے تھے۔ تو آپ کا حکم تھا کہ مدرسہ کے ہونہار اور بڑے لڑکے حضور کے مکان کا پہرہ دیا کریں۔ ہم ان کے لئے خاص طور پر دعا کریں گے۔ چنانچہ مجھے بھی کئی دفعہ حضور علیہ السلام کے مکان کا پہرہ دینے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔

(۸)

احوال الآخرت میں جو امام مہدی کی یہ علامت لکھی ہوئی ہے کہ "بولن لگا اٹک کر بولے پٹاں تے ہتھ مارے" یہ علامت میں نے حضور علیہ السلام میں لاہور کے ایک جلسہ کے موقعہ پر دیکھی تھی۔ جبکہ حضور علیہ السلام (دسمبر ۱۹۰۴ء میں نا قل) معراج منزل بیرون دہلی دروازہ میں اترے ہوئے تھے۔

(۹)

میاں معراج الدین صاحب کے احاطہ میں (نہیں بلکہ احاطہ میاں سراج الدین صاحب مرحوم میں۔ مرتب) کرسی پر بیٹھ کر حضور علیہ السلام نے تقریر فرمائی تھی۔ جس میں بیغیرا سنگھ نے پھول برسائے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ دوران تقریر میں حضور علیہ السلام کی زبان مبارک سے گورنمنٹ کے لفظ کا تلفظ بعض اوقات رک کر بولنے کی وجہ سے صاف نہیں تھا۔

بعض یاد رکھنے کے قابل باتیں

بھول انسانی خاصہ ہے۔ اور بہت سے مفید اخلاق کا منبع۔ اسی کی وجہ سے انسان ہزاروں ناگوار واقعات کو بھول جاتا ہے جن کو اگر وہ یاد رکھتا۔ تو اس کی زندگی اجیرن ہو جاتی۔ مگر جس طرح ہر اچھی چیز کا غلط استعمال اسے مضر بنا دیتا ہے اسی طرح بھول بعض اوقات بہت سی خرابیوں کا موجب بن جاتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے ان حالات سے محفوظ رکھنے کے لئے جہاں اور ہزاروں ذرائع دنیا میں پیدا کئے۔ وہاں ہر انسان کو یہ بھی حکم دیا۔ کہ وہ اپنے بھائی کو بھولے ہوئے فرائض سے بھی آگاہ کرتا رہے۔ فرمایا۔ فذکر ان نفعت الذکریٰ۔ کہ تم یاد دلاتے رہا کرو۔ کیونکہ تبلیغ و تذکیر میں بہت بڑے فوائد ہیں۔ پس اس ارشاد ربانی کے ماتحت شعبہ خدمت خلق احباب کی توجہ چند ضروری فرائض کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہے جن کی طرف احباب کو متوجہ کرنا ہمارے امام و مقتدا کا منشا ہے۔ جو حضور کے ارشادات سے ہی اخذ کئے گئے ہیں۔

(۱) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی تصریحات کے پیش نظر تحریک جدید اس عظیم الشان "نظام نو" کی بنیاد ہے جس کی تکمیل "الوصیت" کے ذریعہ مقدر ہے۔ جو شخص تحریک جدید میں حصہ لیتا ہے۔ وہ گویا اس عظیم الشان نظام کی بنیاد کو مضبوط کرتا ہے۔ پس تحریک جدید کے ۱۹ مطالبات کو اپنی زندگیوں کا معمول بنانا اور انہیں ہر لحظہ پیش نظر رکھنا حقیقی زندگی کا موجب ہے۔

(۲) احمدیت کی ترقی کمیت و کیفیت میں عظیم الشان انقلاب کی مقتضی ہے کمیت میں انقلاب کے لئے زبردست تبلیغ کی ضرورت ہے۔ اور کیفیت میں انقلاب کے لئے زبردست تربیت کی مجلس خدام الاحمدیہ مجلس انصار اللہ لجنہ اماء اللہ میں شمولیت کو ہر دو میں کامیابی کا موجب قرار دیا گیا ہے۔ حضور کے ارشاد کے مطابق موجودہ حالات میں تنظیم کی ایسی بہترین صورت ہے۔

(۳) لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ ہمارا نصب العین اور احمدیت اسے حاصل کرنے کا ذریعہ ہے اور ہم نے عہد کیا ہے۔ کہ ہم اپنی جان۔ مال اور عزت کو احمدیت کی خاطر قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہیں گے۔

(۴) ان دماءکم واموالکم وفی روایۃ ابی بکرۃ واعراضکم حرام علیکم کحرمۃ یومکم ھذا فی شھرکم ھذا فی بلدکم ھذا۔ یہ حضرت خاتم الانبیاء محمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا مقدس پیغام ہے۔ اور آپ کا ارشاد ہے۔ کہ جس مومن کو بھی یہ پیغام پہنچے۔ وہ اسے آگے پہنچا دے۔ پیارے آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے یہ پیغام ہم تک پہنچا دیا۔ اور ضروری قرار دیا۔ کہ ہر مخلص احمدی دوسروں تک یہ پیغام پہنچا دے۔

(۵) قرآن کریم کے ترجمہ سے واقفیت ہر مسلم پر فرض ہے احمدیت کی مکمل ترقی کے لئے ہر احمدی مرد۔ احمدی عورت احمدی بچہ کے لئے قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنا بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے حضور کے ارشاد کے مطابق احمدیت کی ترقی اور قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنا آپس میں گہری مناسبت رکھتے ہیں۔

(۶) عورتیں انسانی سوسائٹی کا ایک اہم جزو ہیں۔ ان کے حقوق ادا کرنا اور وراثت سے انہیں پورا حصہ دینا ہمارا اسلامی۔ اخلاقی اور تمدنی فرض ہے۔ اور ہم نے اس پر کاربند رہنے کا ہزاروں کے مجمع میں حضور کے سامنے عہد کیا ہے۔

(۷) عقائد میں ہمیں شاندار فتح حاصل ہوئی ہے۔ ہمارے زبردست دلائل کا لوہا ہر مذہب ماننے پر مجبور ہے۔ اعمال میں بھی ایسی ہی شاندار اور زبردست فتح حاصل کرنا ہمارے پیارے آقا کی خواہش ہے اور وہ لوگ مبارک ہیں جو اپنے پیارے آقا کی اس خواہش کو پورا کریں۔

(۸) بے لوث خدمت دلوں کو کھینچ لیتی ہے۔ باموقعہ عین ضرورت کے وقت مخلوق خدا کے کام آنا رضاء الٰہی اور ہر دلعزیزی کا گر ہے کسی موقعہ خدمت کو ضائع نہ جانے دینا حضور کا ارشاد ہے۔

(۹) ضروریات زندگی دن بدن گراں ہو رہی ہیں۔ مشکلات کے ہجوم سے پہلے ضروریات کو جمع کر لینے کی فکر زندہ جماعت کی علامت ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ ہر موقعہ پر ہمیں اس طرف توجہ دلاتے ہیں۔ آئندہ سال گندم سٹاک کرنے اور دوسری ضروریات کو بروقت جمع کرنے کے لئے جس پونجی کی ضرورت ہے۔ اس کا ابھی سے فکر کرنا حضور کے ارشاد کی فوری تعمیل کی توفیق کا باعث ہے۔ اور ہزاروں برکتوں کا موجب۔

(۱۰) مشکلات سے نجات کی چابی دعا ہے۔ خطرناک ایام میں سلامتی کے ساتھ بچ نکلنے کے لئے حضور نے جماعتی طور پر معین دعائیں کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ ان پر مداومت اور ان کو سب دعاؤں پر مقدم رکھنا ہر قسم کی جماعتی اور ذاتی برکتوں کا باعث ہے اور میں بھی اپنے اس نوٹ کو ان دعاؤں پر ختم کرتا ہوں۔ ...... ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار۔ ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطأنا ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملتہ علی الذین من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا به واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولٰنا فانصرنا علی القوم الکٰفرین۔ یا حفیظ۔ یا عزیز۔ یا رفیق۔ رب کل شیء خادمک رب فاحفظنا وانصرنا وارحمنا۔ آمین۔ خاکسار [illegible]

ظلی حج کے متعلق پیغام صلح کے اعتراض کا جواب

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۲۵ دسمبر ۱۹۴۲ء کے خطبہ جمعہ میں جلسہ سالانہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ:۔ "حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قادیان کو بھی اس حج کا ایک ظل قرار دیا ہے۔ اور فرمایا ہے۔ کہ یہ بھی اس کا خدا نے ایک رنگ میں ظہور بنایا ہے چنانچہ فرماتے ہیں ؎

ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

اور حضور نے اس ظلی حج کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ:۔ "حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ان خوبیوں کا جن کا دنیا انکار کر رہی تھی ایک زندہ ثبوت بہم پہنچا دیا۔ اور اس طرح آپ کا وجود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ثبوت ٹھہرا"۔ اور پھر اس کی مزید وضاحت یوں فرمائی کہ:۔ "حج کے ظل کا مطلب یہ بنتا ہے۔ کہ گو آجکل ہزاروں نہیں لاکھوں لوگ دنیا کے مختلف اطراف سے حج کے لئے جاتے ہیں۔ مگر چونکہ سینکڑوں سال سے ایسا ہوتا چلا آیا ہے۔ اس لئے اب وہ زمانہ لوگوں کی نگاہ سے مخفی ہو گیا ہے۔ جبکہ دنیا بھر کے لوگ مکہ مکرمہ کو نہیں جاتے تھے۔ اب تو جو بھی پیدا ہوتا ہے یہی دیکھتا ہے۔ کہ مسلمان ہر سال دنیا بھر سے حج کے لئے مکہ کو جاتے ہیں۔ ...... اس کا نتیجہ یہ ہے کہ وہ کشمکش۔ وہ جدوجہد۔ وہ جنگ اور وہ لڑائی جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو دنیا سے کرنی پڑی۔ اور جس جنگ کے بعد لوگ مغلوب ہوئے اور آخر وہ سمجھے کہ مکہ مکرمہ کی طرف جانے لگے وہ اب لوگوں کو نظر نہیں آتی۔ وہ یہی سمجھتے ہیں۔ کہ یہ ایک رسمی چیز ہے۔ جو مسلمانوں میں پائی جاتی ہے۔ اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے حج کا ایک ظل قادیان میں قائم کیا۔ اور فرمایا۔ کہ بتاؤ کیا یہاں لوگ آیا کرتے تھے۔ تم جانتے ہو کہ یہاں لوگ نہیں آیا کرتے تھے۔ یہ تمہاری آنکھوں دیکھی بات ہے۔ یہ جنگل کی طرح ایک غیر آباد خطہ تھا۔ جو دنیا سے بالکل غیر متعلق تھا۔ مگر اب اسی جگہ اللہ تعالےٰ کے الہامات کے مطابق ساری دنیا سے لوگ کھچے ہوئے آرہے ہیں۔ جب قادیان میں تمہاری آنکھوں کے سامنے خدا تعالےٰ کا یہ عظیم الشان نشان ظاہر ہو رہا ہے۔ تو تمہیں ماننا پڑے گا۔ کہ ایسا ہی بلکہ اس سے بہت بڑا نشان مکہ مکرمہ میں دکھایا گیا تھا۔ پس ہمارا جلسہ حج کا ایک ظل ہے اور اس ظل نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ مکہ میں ہر سال لوگوں کا جمع ہونا عادتاً نہیں بلکہ بہت بڑی جدوجہد اور خدائی نشان کا نتیجہ ہے"۔

(الفضل ۱۴ جنوری ۱۹۴۳ء)

مولوی دوست محمد صاحب نے تین روز کے لئے پیغام صلح کی ادارت کی ذمہ داری سنبھالتے ہی ۲۸ جنوری کے پرچہ میں اس کے متعلق جو خامہ فرسائی کی ہے۔ وہ نہایت افسوسناک اور تعجب انگیز ہے۔ آپ نے "قادیان کا ظلی حج۔ ایک عظیم الشان فتنہ کا پیش خیمہ" کے عنوان سے لکھا ہے کہ:۔

"کہ معظمہ کا حج منسوخ نہ سہی۔ لیکن قادیان کے جلسہ کو حج ماننے والے۔ مکہ معظمہ کی حیثیت تبدیل کا دودھ مشک سمجھنے والے اس طرف جانے اور مکہ کے حج کا عزم کیوں کرنے لگے؟ قادیان نزدیک ہے۔ آسانی سے وہاں تین دن جلسہ سالانہ میں شریک ہو کر حج کا ثواب حاصل کیا جا سکتا ہے"۔

ناظرین! بنظر انصاف دیکھیں کہ کیا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے خطبہ جمعہ سے وہ نتیجہ نکلتا ہے۔ جو ایڈیٹر صاحب "پیغام صلح" نے نکالا ہے۔ پھر لکھا ہے کہ:۔

"کس قدر بہتان ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قادیان کو بھی اس حج کا ایک ظل قرار دیا ہے۔ اور فرمایا ہے۔ کہ یہ بھی اس کا خدا نے ایک رنگ میں ظہور بنایا ہے۔ کہاں فرمایا ہے؟ کاش کوئی اس کا حوالہ دیا ہوتا جو مصرع آپ کا نقل کیا گیا ہے اس میں تو ایسا کوئی مفہوم نہیں پورا شعر سن لیجئے ؎

زمین قادیان اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

کیا اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ قادیان مکہ معظمہ کا ظل ہے؟ کیا اس کا یہ مفہوم ہے۔ کہ قادیان کا جلسہ حج کعبۃ اللہ کا ظل ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون"۔

(پیغام صلح ۲۸ جنوری صفحہ ۱)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جس حوالہ سے جلسہ سالانہ کو "حج کا ایک ظل قرار" دیا بیان کیا ہے۔ اس کا ایک ثبوت تو اوپر والا شعر ہے کہ ؎

زمین قادیان اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

لیکن چونکہ اس سے پیغام صلح کی تسلی نہیں ہوتی اس لئے تین مزید حوالے پیش کئے جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:۔

(۱) "لوگ معمولی اور نفلی طور پر حج کرنے کو بھی جاتے ہیں۔ مگر اس جگہ نفلی حج سے ثواب زیادہ ہے۔ اور غافل رہنے میں نقصان اور خطر۔ کیونکہ سلسلہ آسمانی ہے۔ اور حکم ربانی"۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۵۲)

(۲) اسی طرح ارشاد فرماتے ہیں کہ:۔

"اصل میں جو لوگ خدا کی طرف سے آتے ہیں۔ ان کی خدمت میں دین سیکھنے کے واسطے جانا بھی ایک طرح کا حج ہی ہے۔ حج بھی خدا تعالےٰ کے حکم کی پابندی ہے۔ اور ہم بھی تو اس کے دین اور اس کے گھر یعنی خانہ کعبہ کی حفاظت کے واسطے آئے ہیں"۔

(الحکم ۳ مارچ ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۲)

(۳) پھر ایک اور موقع پر فرمایا کہ:۔

"اللہ تعالےٰ کی طرف سے جب کوئی سلسلہ قائم ہوتا ہے۔ تو وہ بھی ایک حج کی جگہ ہوتا ہے"۔

(اخبار بدر ۱۶ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے شعر اور ان تینوں حوالوں سے ظاہر ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے جو کچھ بیان فرمایا ہے وہ بالکل صحیح اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے عین مطابق ہے۔ مگر ؎

گل است سعدی و در چشم دشمنان خار است

بہر حال پیغام صلح کا مطالبہ ہم نے پیش کر دیا۔ اور حوالہ دکھا دیا ہے۔ امید ہے مولوی دوست محمد صاحب اپنی غلطی کی اصلاح کر لیں گے۔ اور اخبار میں بھی اعلان کر دیں گے کہ انہوں نے اس بارہ میں جو کچھ لکھا وہ غلطی تھی۔ لیکن اگر عمداً دوسروں کو غلط فہمی میں مبتلا کرنے اور بغض و عناد اور تعصب کی وجہ سے انہوں نے یہ سب کچھ لکھ دیا تھا۔ تو انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حسب ذیل تنبیہ کا بغور مطالعہ کرنا چاہیئے۔ حضور فرماتے ہیں کہ:۔

"جس نے کسی بخل کی وجہ سے اپنا دین خراب کر لیا۔ اور کسی تعصب کی وجہ سے حق کو چھوڑ دیا وہ کیڑا ہے نہ انسان۔ اور درندہ ہے نہ آدمی ...... ناپاک دل اور گندی طبیعت والا سچائی کے استخراج کے لئے کچھ بھی کوشش نہیں کرتا۔ اور ایک دھوکہ جو پہلے دن سے ہی اس کو لگ جاتا ہے۔ اسی کی پیروی کرتا چلا جاتا ہے۔ اور پھر تعصب اور کج بحثی کی وجہ سے خدا تعالےٰ اس کے دل کا نور چھین لیتا ہے اور اس کا پچھلا حال پہلے سے بھی بدتر ہو جاتا ہے"۔

(ضیاء الحق صفحہ ۲۳)

خاکسار رسید احمد علی سیالکوٹی مولوی فاضل قادیان

تقرر سیکرٹریان مال

(۱) آئندہ کے لئے حاکم علی صاحب کی جگہ منشی غلام رسول صاحب کو سیکرٹری مال جماعت احمدیہ مہت پور اور (۲) مولوی محمد شفیع صاحب کو بطور سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ننکانہ صاحب مقرر کیا جاتا ہے۔ احباب جماعت ان سے تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

ناظر بیت المال قادیان

مجالس کے قائدین امتحان "ضیاء الحق" کے امیدواروں کی فہرستیں جلد ارسال کریں۔ مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ

نکاح اور شادی کے معاملات میں دینداری کی شرط

نکاح اور شادی جو انسان کی اہم ضرورتوں میں سے ایک ضرورت ہے۔ جن قوموں نے اس سے بچنا چاہا۔ وہ بھی بچ نہ سکیں اور اپنے ایجاد کردہ مذہب کے خلاف کرنے پر مجبور ہوئیں۔ اسلام نے نکاح کرنے کی ہدایت فرمائی اور تاکید کی۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے۔ النکاح من سنتی فمن رغب عن سنتی فلیس منی۔ کہ نکاح کرنا میری سنت سے ہے۔ اور جو میری سنت سے منہ پھیریگا۔ اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ مگر اس کے ساتھ ہی یہ بھی ہدایت فرمائی۔ کہ بالعموم لوگ دینداری کی شرط کو ملحوظ نہیں رکھتے۔ مسلمان کا فرض ہے۔ کہ دینداری کی شرط کو ملحوظ رکھے۔ چنانچہ فرمایا کہ دنیا میں شادی اور نکاح کے وقت چار باتوں کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔ حسب نسب دیکھی جاتی ہے۔ مال و جائیداد اور حسن و جمال دیکھا جاتا ہے اور چوتھی چیز دینداری ہے فرمایا۔ علیک بذات الدین تربت یداک کہ اے مسلم تیرا یہ کام ہے۔ کہ دیندار عورت تلاش کر اور اُسے اپنے نکاح میں لا۔ یہ ایسی اعلےٰ درجہ کی ہدایت تھی۔ کہ اس کے مطابق عمل کرنے سے خاندانوں کی درستی ہو سکتی تھی۔ ظاہر ہے۔ کہ جب عورت دیندار ہوگی۔ تو اُس کا اثر اولاد پر پڑے گا اس طرح مرد اور عورتوں میں دینداری پھیل جائیگی۔ مگر جب سے اس اسلامی ہدایت کی خلاف ورزی شروع ہوئی ہے۔ مذہب کا پاس اُڑ گیا ہے۔ اور قوموں اور خاندانوں میں لامذہبیت آگئی ہے۔

غرض نکاح کے موقعہ پر دینداری کی شرط بہت ضروری شرائط میں سے ہے کاش مسلمان توجہ کرتے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اس اسلامی ہدایت کے ماتحت اپنی جماعت کے احباب کو تعلیم دی۔ کہ وہ دیندار اور صالح عورتوں سے شادی کریں۔ دین سے غافل اور لاپرواہ عورتوں سے شادی کا نتیجہ نہایت خراب نکلتا ہے۔ کئی احمدی خاندان ہیں جو مخلص تھے۔ مگر جب اُن میں غیر احمدی اور دین سے لاپرواہ عورتیں آگئیں۔ تو ان خاندانوں کی دینداری کو ڈبو دیا۔ اور چونکہ اُن عورتوں کے بھائی اور رشتہ دار غیر احمدی تھے اور اُن سے باقاعدہ دنیاوی تعلقات قائم تھے۔ اس لئے اِن کی وجہ سے احمدی باپوں کی لڑکیاں غیر احمدیوں کیساتھ بیاہی گئیں اور وہ لوگ اخراج از جماعت کی سزا کے مستحق ٹھیرے۔ اگر یہ لوگ ابتداء ہی سے اسلامی ہدایت کی پابندی کرتے۔ اور سوچ سمجھ کر قدم اٹھاتے۔ تو اس نوبت کو نہ پہنچتے۔ پھر انہی عورتوں کی وجہ سے بعض اوقات بعض لوگوں کو غیر احمدی رشتہ داروں کے جنازوں میں شرکت کرنی پڑی۔ اور ایسی شادیوں میں شریک ہوئے۔ کہ جنہیں خلاف شرع رسوم کا ارتکاب کیا گیا۔ غرض ایک بُرائی سے دوسری بُرائی اور دوسری سے تیسری اور چوتھی بُرائی اختیار کرنی پڑی۔ اور اس طرح یہ سلسلہ چلتا گیا۔ اور بالآخر اُن لوگوں کو خدا کی سزا کا مورد ہونا پڑا۔ پس نہایت ضروری ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے احباب گذشتہ و حالیہ میں مذکورہ اسلامی ہدایت کی پابندی اختیار کریں۔ تاکہ دین و دنیا میں سرخروئی حاصل ہو۔

(ناظر تعلیم و تربیت)

پنجاب میں فصل گندم

سنہ ۴۱-۱۹۴۰ء سے پہلے پانسال کے اندر پنجاب کے جسقدر رقبہ میں گندم بوئی گئی وہ برطانوی ہند میں کل رقبہ زیر کاشت گندم کا تقریباً ۲۷,۳ فیصدی تھا۔ سالہائے مذکور سے پہلے پانسال کے اندر برطانوی ہند اور پنجاب میں رقبہ زیر کاشت کا تناسب بالترتیب ۴۵,۹ اور ۵۸,۳ فی صدی تھا۔

دسمبر ۱۹۴۲ء کے اختتام پر برطانوی اضلاع میں رقبہ تخمیناً ۱۰۲۲۹۱۰۰ ایکڑ تھا اس میں سے ۱۵۹۷۰۴۰۰ ایکڑ آبپاش اور ۴۲۵۸۷۰۰ ایکڑ غیر آبپاش ہیں۔ اس کے بالمقابل سنہ ۴۲-۱۹۴۱ء کا اصلی رقبہ ۱۰۰۰۸۱۰۰ ایکڑ تھا۔ گویا ۲ فیصدی کا اضافہ ہوا۔ فصل کی حالت جیسا کہ وہ اُن اضلاعی رپورٹوں میں دی گئی ہے۔ جو حال ہی میں جنوری کی بارش سے پہلے مرتب کی گئی تھیں اوسط درجہ کی ۹۷ فی صدی ہے۔ جنوری میں جو ہلکی اوسط درجہ کی بارش ہوئی۔ وہ وسیع پیمانہ پر ہوئی۔ اور استادہ فصل کے لئے بہت مفید ثابت ہوئی۔ اور اس سے فصل کی حالت بہت کافی بہتر ہو گئی ہے۔

جملہ علاقوں کے نمائندہ اضلاع میں تخم ریزی حسب معمول اوقات پہ شروع ہوئی۔

سنہ ۴۴-۱۹۴۳ء کا پہلا تخمینہ

ہندوستانی ریاستوں میں رقبہ زیر کاشت کا تخمینہ ۱۵۸۶۴۰۰ ایکڑ ہے۔ اس کے مقابلہ میں گذشتہ سال کے پہلے تخمینہ کا رقبہ اور آخری رقبہ بالترتیب ۱۲۵۵۳۰۰ ایکڑ اور ۱۶۱۶۱۰۰ ایکڑ تھا۔ گویا سال ماسبق کے آخری رقبہ کے بالمقابل ۲ فیصدی کی کمی ہوئی۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

انقرہ ۲ فروری - برطانیہ سے ایک جہاز امداد ترکی کی بندرگاہ اسکندرونہ میں لایا گیا ہے۔ یہ جہاز آبدوز دوگن ڈپو ہے۔ یا جس میں انہیں رکھا جا سکتا ہے۔ اسکندرونہ میں یہ جہاز ترکی کے بحری بیڑے کے حوالے کر دیا گیا ہے۔

فلے ڈلفیا ۲ فروری - لنڈن میں مقیم چینی سفیر ڈاکٹر ونگلٹن کو کی بیوی نے ایک انٹرویو میں کہا - کہ چین کا اقتصادی طور پر دیوالہ نکلنے والا ہے۔ اور یہ خطرہ اس قدر تشویشناک ہے - کہ امریکہ چینی فوجوں کو کیل کانٹے سے لیس کرنے اور چین کو مال سپلائی کرنے میں زیادہ دیر نہیں کر سکیگا۔

لنڈن ۲ فروری - جرمن ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ عام لام بندی کے سلسلہ میں برلن کے مشہور ریسٹورنٹ بند ہو گئے۔ اور انہوں نے اپنے آدمی فوجی صنعتوں کے لئے دیدیئے ہیں۔ جرمنی کے رسالوں کا پانچواں حصہ اپنی اشاعت بند کر دیگا - اب آمد و رفت گھٹ جائیگی۔ کیونکہ اب ایجنٹ دورہ نہیں کریں گے۔

لنڈن ۲ فروری مسٹر ایمری نے پارلیمنٹ میں کہا کہ جاپانیوں کو نکال دینے کے بعد گورنمنٹ کا کام یہ ہوگا کہ برما کی نئے سرے سے تعمیر کرے - اس دوران قائم کرنے برما کے جس حصہ پر ابھی ہمارا قبضہ ہے وہاں ایک افسر مقرر کیا گیا ہے۔

پشاور ۲ فروری - سرحد میں وزارت بنانے کے متعلق افواہیں مزید زور پکڑ رہی ہیں - ایک مقامی اخبار کا بیان ہے کہ اسمبلی کے موجودہ ۳۵ ممبروں میں سے بیس صوبہ کے ڈیڈ لاک کو دور کرنے کے لئے مل گئے ہیں - اسی اخبار نے لکھا ہے - کہ سرحد میں مضبوط وزارت کے امکانات روشن ہیں۔

لائلپور ۳ فروری - یہاں گندم کا نرخ ۱۲ روپے فی من ہو گیا ہے - اسی طرح لاہور میں گندم ۱۲ روپے فی من فروخت ہو رہی ہے۔

بٹالہ یکم فروری - ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور نے کھانڈ کے بیوپاریوں کو کھانڈ کے سٹاک یکم فروری کے بعد بیچنے کی ممانعت کر دی ہے - نیز تحصیلداروں کو اختیار دیا ہے کہ وہ جنگی خدمات کی بنا پر پرچون فروشوں کے نام کی سفارش کریں۔

امرتسر ۲ فروری - ایک مقامی پارچہ فروش کو ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے پانصد روپیہ جرمانہ یا نو ماہ قید سخت کی سزا دی ہے - اس کے قبضہ سے ہزار سے کچھ چھوٹے سکے برآمد ہوئے تھے۔

نئی دہلی ۳ فروری - حکومت ہند ایک نئی اسامی پیدا کر رہی ہے - جس کا نام آئینی مشیر ہوگا - معلوم ہوتا ہے - کہ وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل میں مزید ہندوستانی ممبر شامل کرلئے جائیں گے محکمہ مالیات اگر کسی ہندوستانی کو دیا گیا - تو سر ریزمین کو بھی مشیر مقرر کر دیا جائیگا۔

نئی دہلی ۳ فروری - ہز ایکسی لنسی وائسرائے ہند نے مہاراجہ صاحب بیکانیر کی وفات پر اُن کے لڑکے کو ہمدردی کا پیغام بھیجا ہے جس میں لکھا ہے - کہ ہز ہائینس کی موت سے نہ صرف ریاست کے حکمرانوں کو بلکہ سلطنت برطانیہ کو بھی نقصان پہنچا ہے۔ انہوں نے موجودہ جنگ میں گرانقدر مدد دی تھی - مگر افسوس کہ وہ برطانیہ اور اتحادی ممالک کی فتح دیکھنے سے پہلے ہی اٹھ گئے - نواب صاحب بھوپال نے بھی ان کی موت پر افسوس کا اظہار کیا - اور کہا - کہ وہ پرانے تجربہ اور ان کا مشورہ ہمارا ریاستی حکمرانوں کے لئے نمونہ تھے۔

لاہور ۳ فروری مسٹر ولیم فلپس نے آج لاہور میں لفٹیننٹ کرنل سر خضر حیات خاں اور سر چھوٹو رام سے ملاقات کی - اس کے بعد وہ پنجاب یونیورسٹی میں گئے۔

بمبئی ۳ فروری گورنمنٹ آف انڈیا کے کامرس ممبر سر این سرکار نے کل بمبئی میں ایک تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ جن صوبوں میں کھانے پینے کی چیزوں کی کمی رہی ہے ان صوبوں میں گورنمنٹ نے اس کمی کے ازالہ کے لئے کیا تدابیر اختیار کیں - انہوں نے یہ بھی کہا کہ مارچ کے شروع میں ہندوستان میں باہر سے گندم آنی شروع ہو جائے گی۔ دوسرے اناجوں کے منگوانے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا - بلکہ جو سوال زیر غور ہے - وہ یہ ہے - کہ جو اناج بچ رہے ہیں - انہیں دوسرے صوبوں میں جن میں اناج کی کمی ہے - کس طرح بانٹا جائے۔

لنڈن ۳ - فروری - آسٹریلیا کے وزیر اعظم مسٹر کرٹن نے پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے بتایا - کہ یہ خبر بالکل درست ہے - کہ جاپانی آسٹریلیا کے چاروں طرف بہت بڑی فوجیں اکٹھی کر رہے ہیں - آپ نے توجہ دلائی - کہ گورنمنٹ کو اس کے مقابلہ کے لئے ہر قسم کی احتیاطی تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔

لنڈن ۳ - فروری - انگریزی بمباروں نے کل جرمنی کے مشہور شہر کولون پر زبردست بمباری کی اور بڑے بھاری بم اور آگ لگانے والے بم پھینکے - اس حملہ کے بعد ہمارے پانچ بمبار واپس نہیں آئے - جرمن ریڈیو نے تسلیم کر لیا ہے - کہ اس حملہ سے کولون کے لوگوں کو جانی اور مالی نقصان پہنچا کل دن کے وقت دو سو سے زیادہ انگریزی ہوائی جہازوں نے بلجیم اور شمالی فرانس پر حملے کئے - ناروے کے جنوب مشرقی کنارہ پر ایک جرمن اڑن کشتی کو نشانہ بنایا گیا - اس حملہ کے بعد سب جہاز سلامتی کے ساتھ واپس آ گئے۔

قاہرہ ۳ - فروری - برطانیہ کی آٹھویں فوج نے ٹیونیشیا کی سرحد سے میل اور آگے نکل کر ایک ضلع پر قبضہ کر لیا ہے - دشمن کی فوجوں کے ساتھ معمولی جھڑپیں ہوئیں ٹیونیشیا کے کناروں کے پاس ہمارے جہازوں نے اپنے حملے بدستور جاری رکھے - ایک جرمن بمبار کو گرا لیا گیا۔

لنڈن ۳ - فروری - جب سے ٹریپولی فتح ہوا ہے - دشمن کے ریڈیو برابر کہہ رہے ہیں - کہ ٹریپولی کو خاص جنگی چال کے ماتحت خالی کیا گیا ہے - حالانکہ کچھ عرصہ ہوا - ایک اطالوی مدبر نے تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ ٹریپولی ہمارے لئے بڑی اہمیت رکھتا ہے - اور ہمیں کسی صورت میں بھی اپنے ہاتھ سے نہیں دینا چاہئے - ایسا نہ ہو - کہ برطانیہ وہاں اپنے اڈے بنا کر ہمارا گلا گھونٹ دے۔

لنڈن ۳ - فروری مسٹر چرچل ترکی سے واپس آتے ہوئے سائپرس میں بھی ٹھہرے - کیونکہ سائپرس آج کل خاص اہمیت رکھتا ہے - یہاں مسٹر چرچل نے ہندوستانی فوجوں کو بھی دیکھا۔

برلن ۳ فروری - جرمن ریڈیو کی اطلاع کے مطابق ٹیونیشیا کے جنوبی مورچہ پر درہ فید میں جرمن مورچوں پر امریکن اور فرانسیسی فوجیں جوابی حملے کر رہی ہیں۔

لاہور - پریذیڈنٹ روزویلٹ کے خاص نمائندہ مسٹر فلپس سے لاہور میں دریافت کیا گیا - کہ جب آپ کہتے ہیں کہ امریکن لوگ ہندوستان سے ہمدردی رکھتے ہیں تو کیا اس کا مطلب یہ ہے - کہ ہندوستان میں آزادی کی جو تحریک جاری ہے - اس کے ساتھ بھی امریکنوں کو ہمدردی ہے - اور امریکہ ہندوستان کو آزادی دلانے میں امداد دے گا - مسٹر فلپس نے کہا کہ اس مرحلہ پر میں صرف اس قدر کہنا چاہتا ہوں - کہ امریکن لوگ ہندوستان اور ہندوستانیوں کے ساتھ ہمدردی رکھتے ہیں - اور اس کا عملی ثبوت یہ ہے کہ ہماری فوجیں ہندوستان کی حفاظت کے لئے یہاں موجود ہیں - دوبارہ سوال کیا گیا - کہ جہاں تک برٹش گورنمنٹ کا تعلق ہے یہاں اس امر کا شبہ ظاہر کیا جاتا ہے - کہ وہ ہندوستان کو کچھ دینے کے لئے تیار نہیں - کیا امریکہ اس معاملہ میں کوئی یقین دلانے کو تیار ہے - اس کا جواب انہوں نے یہ دیا - کہ میں اس مرحلہ پر اس پوزیشن میں نہیں ہوں کہ اس کی وضاحت کر سکوں۔

نئی دہلی ۳ فروری - انڈین کلچر کی انٹرنیشنل اکیڈمی نے بیان جاری کیا ہے ۱۹۴۲ء میں جنرل چیانگ کائی شیک نے اکیڈمی کو چینی اور بودھ لٹریچر کے دو ہزار سے زیادہ پرانے مسودے دیئے تھے جو پہلی صدی عیسوی سے لے کر سترھویں صدی کے درمیان لکھے گئے۔ اور اب ہندوستان میں ناپید ہیں ان میں سے ۲۰۰ مسودوں کی ایک اور قسط موصول ہو گئی۔

نئی دہلی ۳ فروری - حکومت ہند اور دہلی گورنمنٹ گندم اور کوئلہ کی قلت دور کرنے کے لئے کئی اقدامات کر رہی ہیں - حکومت ہند اپنے ملازموں کی ضروریات کے اعداد جمع کر رہی ہے - تجویز کی گئی ہے - کہ ایک ایجنسی قائم کی جائے - جو مرکزی حکومت کے ملازموں کو اجناس مہیا کرے گی - مختلف مرکزی محکموں کے نمائندوں کی ایک سپیشل کمیٹی بھی بنائی جائے گی یہ کمیٹی گندم - کھانڈ - چاول - چائے - اینڈھن - دیاسلائی اور مٹی کا تیل مہیا کیا کرے گی - جو شخص ان مراعات کا ناجائز استعمال کرے گا - اس کے خلاف محکمانہ کارروائی کی جائے گی۔

نئی دہلی ۳ فروری - کل انگریزی بمباروں کی چار ٹکڑیوں نے برما کے جاپانی ٹھکانوں پر حملے کئے - بموں کی بوچھاڑ کرنے کے علاوہ نیچے اتر کر مشین گنوں سے بھی گولیوں کا مینہ برسایا گیا - اکیاب کے ٹاپو پر بھی چھاپہ مارا گیا - اس حملہ میں ہمارا کوئی ہوائی جہاز کام نہیں آیا۔

لنڈن ۳ فروری - برلن کے ایک ہندوستانی براڈکاسٹ میں کہا گیا ہے - کہ برما پر ہوائی حملوں میں برطانیہ کو ۷۰ ہوائی جہازوں سے ہاتھ دھونے پڑے مگر یہ بالکل جھوٹ ہے - برما پر اب تک ۲۵۰ ہوائی حملے کئے جا چکے ہیں - اور اس میں جاپانیوں کا نقصان بہت زیادہ ہوا ہے۔

کراچی ۳ فروری کراچی میں عورتوں کی ایک اے - آر - پی کی کمیٹی بنائی گئی ہے - عورتوں کو فسٹ

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: رحمت اللہ خان شاکر